{6}: یہ برائیوں کونیکیوں سے تبدیل کرنے کا ذریعہ ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿..... وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝﴾ [الفرقان ٦٨ - ٧٠] ''اور جوکوئی ان (شرک، قتل ناحق، زنا) کا ارتکاب کرے وہ بہت بڑا گناہ پائے گا۔قیامت کے دن اس کو دوگنا عذاب دیا جائے گا اور وہ اس میں ذلیل ورسوا ہوکر ہمیشہ رہے گا۔سوائے اس کے جس نے توبہ کی، ایمان لایا اور نیک عمل انجام دیا، تو ان لوگوں کی برائیوں کو بھی اللہ تعالیٰ نیکیوں سے تبدیل فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ نہایت بخشش فرمانے والا، خوب مہربان ہے۔'' اور اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ'' [ابن ماجه وصححه الألباني] ''گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس کا کوئی گناہ نہ ہو۔''

{7}: بیشک یہ ہر بھلائی کا ذریعہ ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ [التوبة ٧٤] ''اگر تم توبہ کرلیں تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔''

{8}: یہ ایمان اور اجر عظیم کا ذریعہ ہے۔فرمانِ الٰہی ہے: ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝﴾ [النساء ١٤٦] ''سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے (نفاق سے) توبہ کیا اور اپنی اصلاح کرلی اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو مضبوط تھام لیا اور اپنے دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرلیا تو صرف یہی لوگ مؤمنوں کے ساتھ ہوں گے، اور عنقریب اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا۔''

{9}: بیشک یہ آسمان سے برکتوں کے نزول اور طاقت میں اضافے کا ذریعہ ہے۔فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝﴾ [هود ٥٢] ''اور اے میری قوم! اپنے رب سے بخشش طلب کرو پھر اس کی طرف توبہ کرلو، وہ آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری موجودہ قوت پر مزید طاقت افزائی فرمائے گا، اور جرم کرتے ہوئے اس سے منہ نہ پھیرلو۔''

(جاری ہے)

تبلیغ دین حنیف

دورِ حاضر میں دعوتِ دین کے اسلوب اور وسائل

الشیخ عبدالرزاق شگری

﴿وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِىْ لَشَدِيْدٌ ۝﴾ [إبراهيم ٧]

''اور جب آپ کے رب نے اعلان فرمایا: اگر تم لوگ شکر گزاری کریں تو میں ضرور بضرور تمھیں زیادہ سے زیادہ عطا فرماؤں گا، اور اگر تم ناشکری کے مرتکب ہوئے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔''

فرمانِ نبوی ہے: ''ما اجتمعَ قومٌ في بيتٍ مِن بيوتِ اللّٰهِ يتلون كتابَ اللّٰهِ ويتدارسونَهُ بينَهم إلا نزلتْ عليهم السكينةُ وغشيتْهم الرحمةُ وذكرَهم اللّٰهُ فيمن عندَهُ'' [صحيح مسلم]

''کوئی بھی قوم اللہ پاک کے گھروں (مساجد) میں سے کسی گھر میں جمع ہوکر کتابِ الٰہی کی تلاوت اور آپس میں درس وتدریس کرتی ہے تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، رحمتِ الٰہی انہیں ڈھانپ لیتی ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے ہاں موجود مقرب مخلوق کے ہاں ان کا ذکر فرماتے ہیں۔''

''الدَّعوَة'' اسمٌ لِما يدعو إلىٰ المنهجِ الصحيحِ ، وتطلقُ على كل أمرٍ يدعىٰ فيه إلى اللّٰه تعالىٰ كالتدريسِ والوعظِ وإلقاءِ المؤتمراتِ والندواتِ والمحاضراتِ والإرشادِ فرديًا أو اجتماعيًا وبذلُ الجهدِ فيه. دین اسلام اور عقیدہ اسلامیہ کی نشر واشاعت دعوت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

﴿وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ [الذاريات ٥٥]

اسالیبِ دعوت: ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝﴾ [فصلت ٣٣] ''اور اس شخص سے بڑھ کر کس کی بات اچھی ہوسکتی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور نیک کام کیے اور کہا یقیناً میں فرمان برداروں میں شامل ہوں۔'' رسول اللہ ﷺ نے عظیم مجاہد حضرت علی کو غزوہ خیبر میں جھنڈا دے کر فرمایا تھا: ''واللّٰهِ لأن يهديَ اللّٰهُ بكَ رجلًا واحِدًا خيرٌ لكَ مِن حمْرِ النعمِ'' [متفق عليه] ''اللہ کی قسم یقیناً اللہ تعالیٰ کا تیرے ذریعے ایک آدمی کو ہدایت عطا فرمانا تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔''

دعوتِ دین کا شرعی حکم: یہ ہر استطاعت والے پر اس کی علمی صلاحیت، مالی گنجائش اور جسمانی طاقت کے مطابق واجب ہے۔ امام نوویؒ کہتے ہیں: اللہ پاک کی طرف دعوت دینا ہر متبع رسول ﷺ پر واجب ہے۔ [المجموع ۱۵/۱۶۵]

آدابِ دعوت: تحریر، تقریر، بیان سب دعوت کے انداز ہیں۔ "إنما الأعمالُ بالنیاتِ" [متفق علیہ] غرض ہر ممکن ذریعے سے خیر و بھلائی کو پھیلانا اور خرابی و فساد کو روکنا "دعوت" ہے۔

آثارِ دعوت: حق کی حقانیت کو ثابت کرنا اور باطل کو نیست و نابود کرنا۔ انصاف کی فراوانی اور ظلم و ستم کو مٹانا۔

نتیجہ دعوت: داعی اور مدعو دونوں کے لیے دنیا و آخرت کی سعادتوں کا حصول۔

ارکانِ دعوت: (۱) داعی، (۲) مدعو، (۳) منہج اور (۴) اسلوب۔

اسالیبِ دعوت: اسلوب (اندازِ بیان): طریقہ خطاب اور تعبیر مناسب الفاظ کے اختیار کرنے، عبارتوں کو جوڑنے، حسبِ موقع نرمی یا سختی برتنے اور آواز کے اتار چڑھاؤ پر مشتمل ہوتا ہے۔

اسلوب کی اہمیت اور دعوت پر اس کا اثر: فرمانِ الٰہی ہے: "﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۝﴾ [آل عمران ۱۵۹]" ایک داعی نے عباسی خلیفہ ہارون الرشید سے کہا: میں تجھے بڑی سختی کے ساتھ صاف صاف دعوت پیش کرنے آیا ہوں۔ خلیفہ نے جواب دیا: اے داعی ذرا سوچ لے! اللہ تعالیٰ نے آپ سے بہتر داعی کو مجھ سے بدتر شخص کی طرف دعوتِ دین کے لیے بھیجا تو ارشاد فرمایا: ﴿فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝﴾ [طه ٤٤]

فرمانِ نبوی ہے: "والكلمةُ الطيبةُ صدقةٌ" [متفق علیہ] "اچھی بات کرنا بھی ایک صدقہ ہے۔"

اسالیبِ دعوت کے قواعد: {1}: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے کہ حکمت والا اسلوب اختیار کرو۔

{2}: **نرمی و شفقت اختیار کرنا:** "يسِّرا ولا تُعسِّرا وبشِّرا ولا تنفرا وتطاوعا ولا تختلفا" [متفق علیہ] "لا يكونُ الرفقُ في شيء إلا زانَهُ ولا يُنزَعُ الرفقُ مِن شيء إلا شانَهُ" [مسلم]

{3}: **مدعوین کے ساتھ خیر خواہی، شفقت اور رحمت کا برتاؤ۔**

سوال: کس وقت حکمت، سختی یا مناظرہ کیا جائے؟

جواب: جرم کے ارتکاب پر سختی ہونی چاہیے، جیسے فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾[النور ۲] "مَن رأى منكم مُنكرًا فليُغيره بيده"[متفق عليه]

بے علم کفار، ان پڑھ مسلمان یا حکمران کے ساتھ نرمی اختیار کرنا ضروری ہے۔ ﴿وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾[النحل ۱۲۵] اہل کتاب کے بارے میں ہے جن کے پاس دین کا علم تھا۔

{4}: **جذبات کو ابھارنا اور عقل کو حرکت دلانا:** جیسے فرمایا: ﴿لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾[الأنبياء ۲۲] ﴿يَا اَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ○﴾[مريم ۴۲]

شیخ حسن راشدؒ نے کریس میں خطبہ دیتے ہوئے کہا: "حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی اہلیہ کو بے آباد پہاڑی علاقے مکہ میں چھوڑ آیا، جہاں اسے نمکین چائے بھی نہیں ملی۔" ایک پٹھان ذاکر نے پشاور والوں کو رلانے کے لیے کہا: "امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کو میدانِ کربلا میں نسوار بھی نہیں ملا۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجتے ہوئے فرمایا: "إنک تأتي قوما من أهل الكتاب، فليكن أول ما تدعو أن لآ إله إلا اللّٰهُ، فإن هم أجابوکَ فأخبرهم أن اللّٰهَ افترضَ عليهمْ الصلاةَ، فإن هم أجابوکَ فأخبرهم أن اللّٰهَ افترضَ عليهم صدقةً تؤخَذُ مِن أغنيآئهم وتردُّ في فقرآئهمْ......"[متفق عليه]

{5} **انعاماتِ الٰہیہ کی یاددہانی:** ﴿وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ﴾[إبراهيم ۵] "اورانہیں اللہ (کی رحمت، شفقت اور عذاب) دنوں کی یاد دلاؤ۔" حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: انہیں فرعون سے نجات، من وسلویٰ وغیرہ یاد دلاؤ۔

{6} **مدعوین کی عزت نفس کی حفاظت:** "تم لوگوں نے یہ غلطی کی" کے بجائے: "بعض مسلمانوں سے یہ غلطی واقع ہو رہی ہے۔" خطاب مطلق ہونا ضروری ہے، کسی فرد کا نام نہیں لینا چاہیے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "ما بالُ أقوامٍ قالوا كذا و كذا"[مسلم، نسائي]

{7} **قصص اور ضرب الامثال کا بیان مختصراً:** یہ بھی نصیحت کا مؤثر اسلوب ہے۔ صحیح قصے چن کر بیان کرنا چاہیے۔ نامعقول اور باطل واقعات سے اجتناب ضروری ہے۔ اللہ پاک نے شرک کی مذمت میں مکھی، مکڑی اور مچھر تک کی مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا

فَوْقَهَا﴾ [البقرة]

کبھی کبھار مذاق کے ساتھ خطاب بھی سامعین کا شوق بڑھاتا ہے۔لیکن اس میں کسی کی توہین مقصود نہیں ہونا چاہیے۔اور زیادہ تر سنجیدگی کا اہتمام کرنا چاہیے۔

{8}**اسلوبِ محاورہ:** مدعو کو سلام کرنا، حال چال دریافت کرنا پھر نرمی سے سوال وجواب کرنا۔

{9}**اختصار:** نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"إنّ قصرَ خطبة الرجلِ وطولَ صلاته مئنةٌ مِن فقهه" [مسلم]

وسائل دعوت: وسیلہ وہ چیز ہے جس کے ذریعے مقصد تک رسائی ہو۔یہ وہ آلہ یا طریقہ ہے جس کے ذریعے دعوت' مدعوین تک پہنچائی جائے۔وسائل کی شرعی حیثیت کے بارے میں تین مختلف نظریات ہیں:

{1}:**افراط:** المقاصد تبرّرُ الوسیلة اس خودساختہ فارمولے کے مطابق نصرانی اور باطنی مذہب والے زنا تک کراتے ہیں۔

{2}:**تفریط:** صرف زبانی تبلیغ پر اکتفا کرنا اور کوئی بھی موجودہ ذریعہ اختیار نہ کرنا۔تبلیغی اجتماع میں لاؤڈ سپیکر کے بغیر نماز پڑھائی جارہی تھی، سوال کرنے پر کہا گیا: عرب ممالک سے بہت سے وہابی بھی شریک ہوتے ہیں، ان کی آمین سے لوگوں کا عقیدہ خراب ہونے کا اندیشہ محسوس ہوا۔

{3}: **اعتدال:** اللہ تعالیٰ نے قلم کو بھی علم پھیلانے اور محفوظ کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔فرمانِ الٰہی ہے: ﴿الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝﴾ [العلق ٤] دعوت دین کی راہ میں حائل بڑی رکاوٹوں کے ازالے کے لیے حکم ہے: ﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ﴾ [الأنفال ٦٠] حضرت موسیٰ نے عصا، کشتی، کلہاڑا وغیرہ استعمال کیے۔حضرت ابوبکر صدیق نے قرآن مجید جمع کیا۔حدیث مرفوع ہے:"عَلِّموا أبناءَ كم السباحةَ والرمي" [سلسلة الأحاديث الضعيفة ٣٨٧٦] امیر معاویہ نے بحری بیڑا اور منجنیق استعمال کیا۔

عصر حاضر کے وسائل دعوت: دعوت کے فضائی سٹیشن (ریڈیو، ٹیلی ویژن سٹیشن)

دورِ حاضر کے وسائل اعلام: انٹرنیٹ، فیس بک، ای میل، موبائل وغیرہ

تحریری وسائل: فولڈنگ پیپرز، پوسٹرز، بینرز، دعوت نامے، خط نویسی، ریڈیو کو خطوط، مدعوین کو کتابوں اور